روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۷۷/۴۲ منگل ۱۹ محرم الحرام ۱۴۱۳ھ، ۲۱ وفا ۱۳۷۱ ہش، ۲۱ جولائی ۱۹۹۲ء نمبر ۱۶۴
Digitized by Khilafat Library Rabwah

## خدا کا ہو جانے میں حقیقی راحت ہے

جس کا خدا متولّی ہو جاتا ہے اس کو کئی فائدے ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ طمانیت کی زندگی میں داخل ہو جاتا ہے اور وہ راحت پاتا ہے جو کسی دنیادار کو نصیب ہونا ناممکن ہے اور ایسی لذّت پاتا ہے جو کہیں دوسری جگہ نصیب نہیں ہو سکتی۔ اور اس کا متولّی ایسا زبردست ثابت ہوتا ہے کہ ہر ایک مشکل سے بہت جلدی نکالتا اور خبر گیری کرتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۴۵)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

# ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"اللہ تعالیٰ کا بڑا ہی فضل انسان پر ہو تو وہ ان دونوں پہلوؤں پر قائم ہو سکتا ہے۔ کسی میں قوتِ غضبی بڑھی ہوئی ہوتی ہے۔ جب وہ جوش مارتی ہے تو نہ اس کا دل پاک رہ سکتا ہے۔ اور نہ زبان۔ دل سے اپنے بھائی کے خلاف ناپاک منصوبے کرتا ہے اور زبان سے گالی دیتا ہے۔ اور پھر کینہ پیدا کرتا ہے۔ کسی میں قوتِ شہوت غالب ہوتی ہے اور وہ اس میں گرفتار ہو کر حدود اللہ کو توڑتا ہے۔ غرض جب تک انسان کی اخلاقی حالت بالکل درست نہ ہو وہ کامل ایمان جو منعم علیہ گروہ میں داخل کرتا ہے اور جس کے ذریعہ سچّی معرفت کا نور پیدا ہوتا ہے اس میں داخل نہیں ہو سکتا۔ پس دن رات یہی کوشش ہونی چاہیئے کہ بعد اس کے جو انسان سچّا موحّد ہو اپنے اخلاق کو درست کرے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۱۴)

## خدا تعالیٰ کی سچّی اور حقیقی محبت دلوں میں پیدا کرنے کی کوشش کریں

اقتباس از تقریر فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثانی) اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

"دنیا میں کوئی شخص عارضی اور فانی کاموں کے متعلق بھی یہ پسند نہیں کرتا کہ وہ اس کی موت کے ساتھ ختم ہو جائیں پھر جو چیز بمنزلہ جان اور روح ہو۔ اس کے متعلق کون شخص پسند کر سکتا ہے کہ وہ اس کی موت کے ساتھ ہی ختم ہو جائے خدا تعالیٰ کے نام کی بلندی اور اس کے جلال کا اظہار ہر (صاحبِ ایمان) کی جان اور اس کی روح ہے۔ پھر کوئی (صاحبِ ایمان) یہ کس طرح برداشت کر سکتا ہے کہ جب مروں تو خدا تعالیٰ کا نام بھی دنیا سے مٹ جائے اسی طرح میری ہمیشہ سے یہ خواہش رہی ہے کہ خدا تعالیٰ کا نام صرف میرے ساتھ وابستہ نہ ہو بلکہ خدا تعالیٰ کا نام تمہارے ساتھ وابستہ ہو جائے کیونکہ انسان مر سکتا ہے مگر قوم نہیں مر سکتی۔ جب کوئی نام کسی قوم کے ساتھ وابستہ ہو جائے تو پھر وہ چلتا چلا جاتا ہے۔ اور قوم کے بیٹے نسلاً بعد نسل اس مقدس امانت کے حامل بنتے چلے جاتے ہیں۔ درحقیقت فرد کے ساتھ کسی چیز کی وابستگی قومی لحاظ سے کوئی بڑا کمال نہیں ہوتا۔ قومی لحاظ سے بڑائی تبھی ہوتی ہے جب قوم سے اللہ تعالیٰ کا نام وابستہ ہو جائے۔ اسی لئے مجھے ہمیشہ یہ تڑپ رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت تمہارے دلوں میں پیدا ہو جائے اور اس سے سچا اور مخلصانہ تعلق تم کو حاصل ہو اور میں اس غرض کے لئے ہمیشہ کئی قسم کی کوششیں کرتا رہا ہوں۔ میں نے ہزاروں رستے اور ہزاروں ذرائع تمہارے سامنے رکھے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ان ذرائع پر عمل کر کے سینکڑوں اور ہزاروں مخلص بھی پیدا ہوئے۔ مگر پھر بھی ہماری جماعت میں حقیقی اخلاص کی ابھی کمی ہے جس کے لئے میں اللہ تعالیٰ سے متواتر دعائیں کرتا رہتا ہوں۔ اب اس موقع پر میں ایک دفعہ پھر جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ یاد رکھو کہ میری موت یا حیات تو کوئی چیز ہی نہیں (د۔) میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ جماعت حقیقی ایمان پر قائم ہو اور وہ خدا تعالیٰ سے سچا اور مضبوط تعلق رکھتی ہو تو کسی بڑے سے بڑے د۔م کی وفات بھی اس کے قدم کو متزلزل نہیں کر سکتی بلکہ بعض برکات اور ترقیات ایسی ہوتی ہیں جو (د۔) کی وفات کے بعد قوم کو حاصل ہوتی ہیں بشرطیکہ قوم صحیح رنگ میں ایمان پر قائم ہو۔ پس اپنے اندر ایسی تبدیلی پیدا کرو اور اپنے نفوس میں ایسا تغیّر رونما کرو کہ تمہارے دلوں میں یہ بات گڑ جائے کہ ہم نے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ سے وابستہ کرنا ہے اور اس کی محبت اور پیار کو حاصل کرنا ہے۔"

(تقریر فرمودہ ۲۸ دسمبر ۱۹۴۵ء)

---

ایسے بنو کہ تمہارا صدق اور وفا اور سوز و گداز آسمان پر پہنچ جاوے۔ خدا تعالیٰ ایسے شخص کی حفاظت کرتا اور اس کو برکت دیتا ہے۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۸۱)

---

## جنازہ ہائے غائب و حاضر

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل جنازہ ہائے غائب و حاضر پڑھائے۔

○ قبل از نماز ظہر ۲۴ فروری ۹۲ء۔ جنازہ حاضر۔ مکرم مولود احمد خان صاحب سابق امام بیت الفضل لندن۔

جنازہ ہائے غائب۔

۱۔ مکرم چوہدری سعید عالمگیر صاحب (سابق افسر خزانہ) کینیڈا۔
۲۔ مکرم شناسی حسن صاحب آف ترکی۔

○ مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۹۲ء قبل از نماز جمعہ احاطہ بیت الفضل لندن۔

جنازہ حاضر: مسز عائشہ عثمان اہلیہ سیٹھ عثمان یعقوب مین۔ لندن

جنازہ غائب: ۱۔ مکرمہ ثریا صاحبہ اہلیہ مکرم حمزہ بن عبد القادر۔ کراچی
۲۔ مکرم سید شاہ میر احمد اشرف۔ ربوہ
۳۔ مکرمہ اقبال بیگم صاحبہ سابق صدر لجنہ صدر بازار لاہور کینٹ۔
۴۔ مکرم ڈاکٹر مجدد اعجاز صاحب ورجینیا امریکہ

---

## میٹرک کے طلباء کیلئے خدمت دین کا سنہری موقعہ

وہ طلباء جو میٹرک کا امتحان دے کر فارغ ہیں ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ دو ہفتہ سے لے کر چھ ہفتہ تک وقف عارضی کر کے خدمتِ دین کے اس سنہری موقعہ سے فائدہ اٹھائیں اور تحریک تعلیم القرآن و وقف عارضی کی روحانی برکتوں سے مستفیض ہوں۔ فارم وقف عارضی نظارت ہذا یا صدر صاحب جماعت/ حلقہ سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۱۔ وفا ۱۳۷۱ ہش ۲۱۔ جولائی ۱۹۹۲ء

# دُعا اور خُدا کا قُرب

"آموں کے آم اور گٹھلیوں کے دام" محاورہ ایسے مواقع پر بولا جاتا ہے۔ جب انسان کو کسی بات یا کسی کام سے دوہرا فائدہ حاصل ہو۔ ایک تو اصل فائدہ اور اس کے ساتھ ایک ضمنی فائدہ بھی۔ کیا ہم نے کبھی سوچا ہے۔ اور اس بات کو سمجھا ہے۔ کہ دعا کا بھی یہی حال ہے۔ دعا میں "آم" بھی ہوتے ہیں اور "گٹھلیوں کے دام" بھی۔ مطلب یہ ہے کہ دعا کرتا تو انسان اس لئے ہے کہ اسے کوئی ضرورت آ پڑی ہے اور اس ضرورت کے پورا کرنے کے لئے وہ خدا کی طرف رجوع کرتا ہے اس سے مانگتا ہے۔ کوئی مادی چیز ہو۔ یا روحانی۔ یعنی کوئی ایسی ضرورت ہو جو کسی مادی چیز سے پوری ہوسکتی ہے رزق۔ نوکری۔ گھر۔ یا کوئی اور چیز۔ یا کوئی ایسی بات ہو جس کا تعلق روحانیت سے ہے۔ اخلاق زیادہ بہتر ہو جائیں۔ عبادت میں زیادہ مزہ آنے لگے۔ وغیرہ دعا کے نتیجہ میں "آم" تو یہ ہیں کہ وہ دعا قبول ہو جاتی ہے اور حصول مقصد سے تسکین ہوتی ہے۔ اور اگر انسان دعا کے فلسفہ کو پوری طرح سمجھ لے تو اسے یقین ہو جائے کہ اسکی ہر دعا قبول ہو جاتی ہے بے شک زاویہ بدل کر ہی سہی۔ اور دعا کے قبول ہونے کے ساتھ ساتھ بلکہ دعا کرنے ہی کے ساتھ ساتھ اس کا ایمان خدا تعالیٰ کی ذات میں بڑھنے لگتا ہے۔ بلکہ وہ اس سے آگے بڑھ کر خدا سے محبت کرنے لگتا ہے۔ حصول مقصد بھی ہوُا اور خدا سے محبت بھی بڑھی۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر انسان یہ بھی محسوس کرے کہ اس کی دعا قبول نہیں ہوئی تو دعا کے دوران اس کی محبت جو بڑھ رہی تھی وہ تو بڑھتی ہی رہتی ہے۔ ایک دعا کے بعد دوسری دعا اور دوسری دعا کے بعد تیسری دعا۔ اللہ تعالیٰ سے مایوس ہونے والی تو بات ہی کوئی نہیں۔ وہ دیتا ہے۔ اور دیتا چلا جاتا ہے۔ اور انسان دعا کرتا ہے اور کرتا چلا جاتا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ سے محبت کا ایک ایسا راز ہے کہ جس کی سمجھ میں آجائے۔ وہ اس زینہ پر چڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ سے محبت کی وجہ سے اس کا اتنا مقرب ہو جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کی دعا کا بھی انتظار نہیں کرتا اور اسے دینے لگتا ہے۔ اس کے دل میں سرُور کے سوتے پھُوٹتے ہیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

"بڑی بات جو دعا میں حاصل ہوتی ہے وہ قرب الٰہی ہے۔ دعا کے ذریعہ ہی انسان خدا تعالیٰ کے نزدیک ہو جاتا اور اسے اپنی طرف کھینچتا ہے۔"

اللہ تعالیٰ ہمیں دعا کی بھی توفیق دے اور اس کے نتیجہ میں اپنا قرب بھی عطا کرے۔

گالیوں سے ہوئی ہے رسوائی
طعن و تشنیع کس کے کام آئی
بول اچھے جو بول سکتا تو
کیوں نہ ہوتی تری پذیرائی

ـــ ابوالاقبال

بسر جو اوقات زندگی کے کنارِ سرو و سمن کئے ہیں
وہ تذکرے ہم نے شاملِ داستانِ عہدِ کہن کئے ہیں

خرد کو فرصت کہاں کہ سوچے ہمارا سُود و زیاں کہ ہم نے
خرد کی سوچوں کے سارے لمحے سپردِ دیوانہ پن کئے ہیں

یہ میری باتیں، یہ میرے الفاظ، میرے اشعار کچھ نہیں ہیں
بجُز لہو کے اُن آنسوؤں کے جو مَیں نے نذرِ سخن کئے ہیں

اسے مَیں سمجھاؤں بھی تو کیسے، غریب دل کو مَیں کیا بتاؤں
شبِ فراق اُن کو روک رکھنے کے مَیں نے کیا کیا جتن کئے ہیں

کھلے ہوئے ہیں چمن میں رنگ اور پھول بن کر، بہار بن کر
وہ دھوپ چھاؤں کے لمحے جو باغباں نے وقفِ چمن کئے ہیں

زمیں کی مٹی نے ہی سمیٹے ہیں اپنی آغوش میں ازل سے
نہ جانے اسکے سپرد انساں نے کتنے سیمیں بدن کئے ہیں

جہاں خرد کی بہانہ سازی سے عشق بھی ہو رہا ہو رُسوا
جنوں نے پیدا حریمِ تیشہ و سنگ سے کوہکن کئے ہیں

ہمیں بھی ناہیدؔ شوق تھا کہ ہمیں کوئی آزما کے دیکھے
یہ سر، یہ تن من، یہ جان ہم نے سپردِ دار و رسن کئے ہیں

عبدالمنان ناہیدؔ

## ایمانی اور عملی طاقت کیلئے دُعائیں کرو

"غرض دعا بڑی دولت اور طاقت ہے اور قرآن شریف میں جا بجا اس کی ترغیب دی ہے اور ایسے لوگوں کے حالات بھی بتائے ہیں جنہوں نے دعا کے ذریعہ اپنی مشکلات سے نجات پائی۔ انبیاء علیہم السّلام کی زندگی کی جڑ اور انکی کامیابیوں کا اصل اور سچّا ذریعہ یہی دعا ہے۔ پس مَیں نصیحت کرتا ہوں کہ اپنی ایمانی اور عملی طاقت کو بڑھانے کے واسطے دعاؤں میں لگے رہو۔ دعاؤں کے ذریعہ سے ایسی تبدیلی ہوگی جو خدا کے فضل سے خاتمہ بالخیر ہو جاوے گا۔"

(ملفوظات جلد چہارم صہ ۲۰۷)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

# علمی مسائل

لوگوں نے اس امر کو نظر انداز کر دیا ہے کہ گناہ انسان کے بلوغ سے پہلے پیدا ہوتا ہے۔ جب لوگ یہ کہتے ہیں کہ فلاں اب گناہ کرنے لگا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ گناہ کا بیج جو اس کے اندر تھا وہ درخت بن کر ظاہر ہو رہا ہے۔ ورنہ کیا یہ ہو سکتا ہے کہ بیج نہ ہو اور درخت پیدا ہو جائے ہرگز نہیں۔ اگر گناہ کی قابلیت پہلے ہی نہ تھی تو پھر وہ بالغ ہونے پر کہاں سے آ گئی۔ پس اصل بات یہ ہے کہ گناہ بچپن سے پیدا ہوتا ہے اور ہر ایک بدی بلوغ سے پہلے انسان کے دل میں جاگزیں ہو جاتی ہے۔ بلکہ بعض دفعہ تو پیدا ہونے سے بھی پہلے بعض بدیوں کی ابتداء شروع ہو جاتی ہے۔ جب ایک شخص بالغ ہو جاتا ہے اور کہتے ہیں اسے بدیوں سے بچاؤ تو اس وقت وہ شخص پورے طور پر شیطان کے قبضہ میں جا چکا ہوتا ہے۔

میرے اس کہنے کا یہ مطلب نہیں کہ اس میں سب بدیاں پائی جاتی ہیں بلکہ یہ ہے کہ اس میں گناہ کی طاقت اور انکا شکار ہو جانے کا میلان پیدا ہو چکا ہوتا ہے۔ میں پہلے بتا چکا ہوں کہ اخلاق مادہ کی چند خاصیتوں سے پیدا ہوتے ہیں وہی میلان اگر بچپن میں خراب ہو جائیں تو گو بچہ بالکل بے گناہ نظر آئے مگر اس کے اندر گناہ کے ارتکاب کا پورا سامان موجود ہو گا۔

اب ذرا سوچو تو سہی کہ گناہ کہاں سے پیدا ہوتا ہے۔ کیا گناہ ورثہ سے نہیں پیدا ہوتے؟ وہ قومیں جو کوئی خاص کام کرنے والی ہوتی ہیں اسی قسم کا میلان ان کی اولاد میں پایا جاتا ہے۔ ایک ایسی قوم جس میں نسلاً بعد نسل بہادری کی روح نہ ہو اور اسے بہادر بنانے کی کوشش کی جائے وہ لڑائی کے وقت ضرور بزدلی دکھائے گی۔ یا ویسی بہادری نہیں اس سے ظاہر ہو گی جیسی کہ ایک نسلی بہادر قوم سے ظاہر ہو گی۔ تو گو اس قسم کی باتوں کی اصلاح ہو سکتی ہے۔ مگر پھر بھی ورثہ کا اثر ضرور ہوتا ہے۔

اسی طرح گناہ لالچ۔ غصہ۔ ڈر۔ محبت۔ خواہش کی زیادتی وغیرہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اب غور کرو کیا یہ وہی خصلتیں نہیں جو بچپن میں ہی بچہ سیکھتا ہے۔ کیا وہ اس کی چھوٹی چھوٹی بے ضرر نظر آنیوالی عادتیں ہی نہیں ہیں۔ جو سارے گناہوں کا موجب ہوتی ہیں۔ ماں باپ کہتے ہیں کہ جی بچہ ہے۔ اس لئے فلاں فلاں فعل کرتا ہے۔ مگر کیا بچپن ہی کا زمانہ وہ زمانہ نہیں ہے جب سب سے زیادہ گہری جگہ پکڑنے والے نقش جمتے ہیں۔ ایک شخص جو کسی کا مال چوری کر کے لے جاتا ہے اسے اگر بچپن میں اپنے نفس پر قابو کرنا سکھایا جاتا تو وہ بڑا ہو کر چوری کا کیوں مرتکب ہوتا۔ ایک شخص مذہبی لڑائی کے لئے جاتا ہے مگر دشمن سے ڈر کر بھاگ آتا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کیسا خبیث ہے۔ مگر غور کرو کیا اُسے وہی بزدلی پیدا کرنے والے قصے نہیں بھگا لائے۔ جو ماں اُسے بچپن میں سنایا کرتی تھی۔

اسی طرح غصہ ہے۔ بچپن میں ماں باپ خیال نہیں رکھتے اس وجہ سے بچہ بڑا ہو کر ہر ایک سے لڑتا پھرتا ہے۔

پھر کیا گناہ قوتِ ارادی کی کمی سے پیدا نہیں ہوتا؟ اور کیا یہ کمی کسی سبب کے بغیر ہی پیدا ہو جاتی ہے۔ آخر وجہ کیا ہے؟ کہ انسان ساری عمر ارادے کر کر کے توڑتا رہتا ہے مگر اس سے کچھ نہیں بنتا۔ یہ ارادہ کی کمی ایک ہی دن میں تو نہیں پیدا ہو جاتی۔ بلکہ یہ بھی بچپن میں اور صرف بچپن میں پیدا ہوتی ہے۔ ورنہ کیا سبب ہے کہ باوجود سچی خواہش کے کہ میں فلاں بدی کو چھوڑ دوں۔ یہ اسے چھوڑ نہیں سکتا۔ اگر تربیت خراب نہ ہوتی تو انسان کی اصلاح کے لئے صرف اس قدر کہہ دینا کافی تھا کہ فلاں بات بری ہے اور وہ اسے چھوڑ دیتا۔ اور وہ بات اچھی ہے اور وہ اسے اختیار کر لیتا۔

اب میں اس نقص سے اولاد کو محفوظ کرنے کا طریق بتاتا ہوں۔ پہلا دروازہ جو انسان کے اندر گناہ کا کھلتا ہے وہ ماں باپ کے ان خیالات کا اثر ہے جو اس کی پیدائش سے پہلے ان کے دلوں میں موجزن تھے۔ اور اس دروازہ کا بند کرنا پہلے ضروری ہے۔ پس چاہیئے کہ اپنی اولادوں پر رحم کر کے لوگ اپنے خیالات کو پاکیزہ بنائیں لیکن اگر ہر وقت پاکیزہ نہ رکھ سکیں تو دین حق کے بتائے ہوئے علاج پر عمل کریں تا اولاد ہی ایک حد تک محفوظ رہے۔ جب مرد و عورت ہم صحبت ہوں تو یہ دعا پڑھیں (      ) اے خدا! ہمیں شیطان سے بچا اور جو اولاد ہمیں دے اسے بھی شیطان سے محفوظ رکھ۔

یہ کوئی ٹونا نہیں۔ جادو نہیں اور ضروری نہیں کہ عربی کے الفاظ ہی بولے جائیں۔ بلکہ اپنی زبان میں انسان کہہ سکتا ہے کہ الٰہی گناہ ایک بری چیز ہے اس سے ہمیں بچا اور بچہ کو بھی بچا۔ اس وقت کا یہ خیال اس کے اور بچہ کے درمیان دیوار ہو جائے گا۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ یہ دعا کرنے سے جو بچہ پیدا ہو گا اس میں شیطان کا دخل نہیں ہو گا۔

کئی لوگ حیران ہوں گے کہ ہم نے تو کئی دفعہ دعا پڑھی مگر اس کا وہ نتیجہ نہیں نکلا جو بتایا گیا ہے۔ مگر ان کے شبہ کا جواب یہ ہے کہ اول تو وہ لوگ اس دعا کو صحیح طور پر نہیں پڑھتے صرف ٹونے کے طور پر پڑھتے ہیں۔ دوسرے سب گناہوں کا اس دعا سے علاج نہیں ہوتا بلکہ صرف ورثہ کے گناہوں کے لئے ہے۔

ورثہ کے گناہ کے بعد گناہ کی آمیزش انسان کے خیالات میں اس کے بچپن کے زمانہ میں ہوتی ہے۔ اسکا علاج دین حق نے یہ کیا ہے کہ بچہ کی تربیت کا زمانہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے وہ قرار دیا ہے جبکہ بچہ ابھی پیدا ہی ہوا ہوتا ہے۔ میرا خیال ہے اگر ہو سکتا تو رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم یہ فرماتے کہ جب بچہ رحم میں ہو اسی وقت سے اس کی تربیت کا وقت شروع ہو جانا چاہیئے۔ مگر یہ چونکہ ہو نہیں سکتا تھا اس لئے پیدائش کے وقت سے تربیت قرار دی۔

اس کے علاوہ بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے بچوں کو بچپن ہی سے ادب سکھانے کا حکم دیا ہے۔ اور اپنے عزیزوں کو بھی بچپن میں ادب سکھا کر عملی ثبوت دیا ہے۔ حدیثوں میں آتا ہے۔ امام حسنؓ جب چھوٹے تھے تو ایک دن کھاتے وقت آپؐ نے ان کو فرمایا۔ دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے آگے سے کھاؤ۔ حضرت امام حسنؓ کی عمر اس وقت اڑھائی سال کے قریب ہو گی۔ ہمارے ملک میں اگر بچہ سارے کھانے میں ہاتھ ڈالتا اور سارا منہ بھر لیتا ہے بلکہ ارد گرد بیٹھے والوں کے کپڑے بھی خراب کرتا ہے تو ماں باپ بیٹھے ہنستے ہیں اور کچھ پرواہ نہیں کرتے۔ یا یونہی معمولی سی بات کہہ دیتے ہیں۔ جس سے ان کا مقصد بچہ کو سمجھانا نہیں بلکہ دوسروں کو دکھانا ہوتا ہے۔ حدیث میں ایک اور واقعہ بھی آتا ہے کہ ایک دفعہ بچپن میں امام حسنؓ نے صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور منہ میں ڈال لی تو رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے ان کے منہ میں انگلی ڈال کر نکال لی۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ تمہارا کام خود کام کر کے کھانا ہے نہ کہ دوسروں کے لئے بوجھ بننا۔

غرض بچپن کی تربیت ہی ہوتی ہے جو انسان کو وہ کچھ بناتی ہے جو آئندہ زندگی میں وہ بنتا ہے۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا۔ (      ) کہ بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ آگے ماں باپ اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بناتے ہیں۔

اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ جب بچہ بالغ ہو جاتا ہے تو ماں باپ اسے گرجا میں لے جا کر عیسائی بناتے ہیں۔ بلکہ یہ ہے کہ بچہ ماں باپ کے اعمال کی نقل کر کے اور ان کی باتیں سن کر وہی بنتا ہے جو اس کے ماں باپ ہوتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ بچہ میں نقل کی عادت ہوتی ہے اگر ماں باپ اسے اچھی باتیں نہ سکھائیں گے تو وہ دوسروں کے افعال کی نقل کریگا بعض لوگ کہتے ہیں بچوں کو آزاد چھوڑ دینا چاہیئے خود بڑے ہو کر احمدی ہو جائیں گے۔ میں کہتا ہوں اگر بچہ کے کان میں کسی اور کی آواز نہیں پڑتی تب تو ہو سکتا ہے کہ جب وہ بڑا ہو کر احمدیت کے متعلق سنے تو احمدی ہو جائے۔ لیکن جب اور آوازیں اس کے کان میں اب بھی پڑ رہی ہیں اور بچہ ساتھ کے ساتھ سیکھ رہا ہے تو وہ وہی بنے گا جو دیکھے گا اور سنے گا۔ اگر فرشتے اسے اپنی بات نہیں سنائیں گے تو شیطان اس کا ساتھی بن جائے گا۔ اگر نیک باتیں اس کے کان میں نہ پڑیں گی تو بد پڑیں گی۔ اور وہ بد ہو جائے گا۔

پس اگر آپ لوگ گناہ کا سلسلہ روکنا چاہتے ہیں تو جس طرح سیگریگیشن کیمپ ہوتا ہے اس طرح بناؤ اور آئندہ اولاد سے گناہ کی بیماری دور کر دو تاکہ آئندہ نسلیں محفوظ رہیں۔

---

اگر انسان خدا تعالیٰ کی فرماں برداری میں مرجائے تو جانے کہ اس نے بڑی عمر حاصل کر لی ہے کیونکہ بڑی عمر کا اصل مدعا تو یہ تھا کہ مخلوق کو فائدہ پہنچا کر اور خدا تعالیٰ کے اوامر کی اطاعت کر کے اپنے مولا کو راضی کرے۔ وہ اس نے حاصل کر لیا اور مرتے وقت اس کے دل میں کوئی حسرت نہیں رہی۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ملفوظات جلد سوئم صفحہ ۳۹۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ——— نون سین

# ملیشیا۔ جعلی شناختی کارڈ

ملائشیا میں پندرہ پاکستانیوں کو اس الزام میں حراست میں لے لیا گیا ہے کہ ان کے پاس ملائشیا کے جعلی شناختی کارڈ تھے۔ وہ بورینو جزیرے میں صباء میں پولیس کے ہاتھوں لگے۔ ان پندرہ آدمیوں کی عمریں پچیس سے پچاس سال تک ہیں۔ اور انہیں طواؤ میں گرفتار کرکے پوچھ گچھ کے لئے پولیس نے اپنے پاس رکھا ہوا ہے پولیس نے یہ بھی بتایا ہے کہ طواؤ میں ۲۶۔ جون کو دو انڈونیشین بھی اس الزام کے تحت، گرفتار کئے گئے تھے کہ ان کے پاس جعلی شناختی کارڈ بنانے کے لئے ساز و سامان موجود تھا۔ اس میں تصویریں بھی شامل تھیں اور برتھ سرٹیفکیٹس بھی۔ اور اسی طرح انگوٹھا لگانے کے لئے کچھ کاغذات بھی۔ جو قومی رجسٹریشن کے محکمہ سے چرائے گئے تھے۔ صباء کا علاقہ عمارتی لکڑی کے لئے مشہور ہے اور کہا جاتا ہے کہ اس علاقے میں کم از کم ۶۰ لاکھ بیرونی لوگ غیر قانونی طور پر داخل ہو چکے ہیں۔ ان میں سے اکثریت ان لوگوں کی ہے جو فلپائن اور انڈونیشیا سے آئے ہیں۔ پولیس کا کہنا ہے کہ انہیں اس بات کا پتہ چلا ہے کہ چھ ہزار شناختی کارڈ پہلے چھ مہینوں میں دفتر سے گم ہوتے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ آہستہ آہستہ متعلقہ دفتر سے کاغذات چراتے تھے اور لوگوں کو اس لئے شناختی کارڈ بنا کر دیتے تھے تاکہ ان پر یہ الزام نہ لگ سکے کہ وہ غیر قانونی طور پر ملائشیا میں داخل ہوتے ہیں۔ جس تعداد میں بتایا جاتا ہے کہ غیر قانونی طور پر لوگ داخل ہوتے ہیں ان کے لئے اگر جائز طور پر ویزے حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی تو غالباً حکومت ایسا کرنے کے لئے تیار نہ ہوتی۔ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ ملائشیا کو بیرونی ممالک سے کام کرنے والوں کی ضرورت ہے۔ لیکن اگر اس ضرورت سے بہت بڑھ کر افراد داخل ہو جائیں تو یقیناً ملک کے لئے مشکلات پیدا کرنے کا باعث بن سکتے ہیں۔ اب پولیس نے یہ مہم چلا رکھی ہے کہ غیر قانونی لوگوں کو ملک بدر کیا جائے۔

## جی سیون اور بوسنیا

دنیا کے سات بڑے صنعتی ممالک نے اپنے حالیہ اجلاس کے دوران فیصلہ کیا ہے کہ سربیا کیخلاف سیاسی اور اقتصادی دباؤ بڑھا دیا جائے۔ اس بات کا بھی امکان ہے کہ بحری بیڑے اس کا گھیراؤ کریں اور اسکے ساتھ ساتھ بوسنیا ہرزے گووینا کو اشیاء خورونوش اور دیگر امدادی سامان زیادہ سے زیادہ پہنچایا جائے۔ یہ حالیہ اجلاس سالانہ اجلاس تھا۔ ان سات ممالک کو جی سیون کہا جاتا ہے۔ انمیں امریکہ کینیڈا، جرمنی، جاپان، اٹلی، برطانیہ اور فرانس شامل ہیں۔ ان سب نے مل کر ایک ایسا ڈرافٹ تیار کیا ہے جسکا یوگوسلاویہ پر بھرپور اثر پڑنا چاہیئے۔ اصل مسودہ تو جرمن زبان میں ہے۔ ترجمے دوسری زبانوں میں کر کے دنیا بھر میں پھیلائے جائینگے ان سات ممالک کے سربراہان نے لڑائی کرنے والی پارٹیوں کو متنبہ کیا ہے کہ وہ بوسنیا میں خورونوش کی اشیاء پہنچانے میں مشکلات پیدا کر رہی ہیں اور یہ بات زیادہ دیر تک برداشت نہیں کی جائے گی۔ اگر یہ اشیاء اسلئے نہ پہنچائی جاسکیں اور پہنچانے والوں نے آپس میں اتحاد نہ کیا اور اقوام متحدہ کی بات نہ مانی تو سیکورٹی کونسل کو چاہیئے کہ وہ انسانی ہمدردی کے ناطے ایسے اقدامات کا فیصلہ کرے جن سے بوسنیا کو بھوک سے بچایا جاسکے۔ فرانس کے نمائندوں نے کہا کہ اس ڈرافٹ کو اور زیادہ سخت کیا جائے گا اور کوشش کی جائے گی کہ عالمی برادری کی نمائندگی کے ذریعے امن کا قیام کیا جائے اور اسکے لئے بوسنیا کے ہمسایہ ملکوں سے بھی مدد لی جائے گی۔

## نیویارک میں مظاہرے

نیویارک میں آج سے تقریباً ایک ہفتہ پہلے ایک ہسپانوی شخص پولیس کے ہاتھوں مارا گیا تھا۔ جسکے بعد مظاہرے شروع ہو گئے اور کہا جاتا ہے کہ مظاہرے ابھی تک جاری ہیں حالیہ مظاہروں میں سات پولیس افسر زخمی ہوئے اور چودہ مظاہرین کو حراست میں لیا گیا۔ یہ جھگڑے جو پولیس اور دوسرے لوگوں کے درمیان ہو رہے ہیں۔ ان سے متعلق بتایا گیا ہے کہ غیر ملکی مظاہرین اس میں حصہ لے رہے ہیں۔ اس جھگڑے میں فائر کریکرز استعمال کئے گئے ہیں۔ اور زیادہ تر پولیس زخمی ہو رہی ہے۔ یہ جھگڑے من ہٹن کے شمالی حصے میں اس وقت شروع ہوئے جب پولیس نے ڈومینیکا کے ایک ۲۳ سالہ نوجوان کو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ اس نوجوان کے متعلق پولیس کو شبہ تھا کہ وہ منشیات کا کاروبار کرتا تھا اور اس پاس اسلحہ بھی تھا۔ لیکن یہ ایسا الزام ہے جو اس نوجوان کے رشتہ داروں نے اور اس کے ہمسایوں نے سختی سے مسترد کر دیا ہے علاقے کے میئر نے اس واقعہ کی تحقیقات کا حکم دے دیا ہے۔

گذشتہ روز (جمعرات) کو جو مظاہرے ہوئے اور جسمیں ایک دوسرے پر اسلحہ سے حملہ کیا گیا۔ وہ ان مظاہروں کے نتیجہ میں ہوئے تھے جن میں سینکڑوں افراد نے پولیس پر پتھر اور بوتلیں پھینکیں۔ اور ایک آدمی چھت پر سے گر کر ہلاک ہو گیا تھا۔ اگرچہ اس دوران کچھ وقفہ کے لئے سکون بھی ہو گیا تھا۔ لیکن وہ سکون جاری نہ رہ سکا۔ سکون کا مطلب صرف یہ تھا کہ مظاہرین کی تعداد بہت کم ہو گئی تھی۔ زیادہ تر اس بات کی طرف توجہ دی جاری ہے کہ عنقریب ہونیوالے انتخابات پر ایسے واقعات کا برا اثر پڑے گا۔ یہ بھی ڈر ہے کہ لاس اینجلس کی طرح کے واقعات نہ شروع ہو جائیں۔ مقتول جو پولیس کے ہاتھوں مارا گیا تھا اسے گذشتہ روز ڈومینیکن ری پبلک ہوائی جہاز کے ذریعے پہنچا دیا گیا۔

## بھیڑیا اور بکری کا بچہ

آپ نے یہ کہانی تو سنی ہی ہوگی کہ ندی کے کنارے بھیڑیا اوپر کی طرف تھا اور بکری کا بچہ نیچے کی طرف۔ لیکن بھیڑیا اس سے کہہ رہا تھا کہ تم پانی کو گدلا کر رہے ہو اور میں تمہیں اس بات کی سزا دوں گا۔ پانی جو اوپر سے نیچے کی طرف جا رہا تھا۔ اس کا بکری کے بچے کے پینے سے بھیڑیے کے پینے والی جگہ پر کیا اثر پڑ سکتا تھا۔ آپ حیران ہوتے ہوں گے کہ یہ کہانی کیسی ہے۔ لیکن آئیے ہم آپ کو ایسی ہی ایک اور بات بتائیں۔ ایک سکول ہے اسے انگلش میڈیم سکول کہا جاتا ہے۔ ہیڈ مسٹرس بہت تعلیم یافتہ ہیں۔ چھٹیاں ہوئیں تو بعض بچوں نے دوسرے بچوں پر رنگ پھینکا۔ ہیڈ مسٹرس نے ان تمام بچوں کو بلا کر جن کی قمیصوں پر رنگ پھینکا گیا تھا حکم دیا کہ اپنے والدین سے کہو کہ وہ آکر سکول لیونگ سرٹیفکیٹ لے جائیں کیونکہ ہم ایسے بچے یہاں رکھنے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ ان سے کہا بھی گیا کہ رنگ تو دوسروں نے پھینکا ہے ان کو پکڑیئے لیکن انہوں نے اس بات کے ماننے سے انکار کر دیا۔ اب آپ بتائیے کیا وہ بچے جن کی قمیصوں پر رنگ پھینکا گیا تھا وہ مجرم ہیں یا جن بچوں نے رنگ پھینکا وہ مجرم ہیں۔ لیکن ہیڈ مسٹرس کا فیصلہ درست ہی ہوگا۔ وہ ہوئیں جو ہیڈ مسٹرس۔

## نیویارک پولیس اور مظاہرین

گذشتہ ہفتے ڈومینیکا کے ایک باشندے کو نیویارک کی پولیس نے گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ جس کے نتیجے میں وہاں کے ہسپانوی باشندے نیویارک میں مظاہروں پر اتر آئے اور انہوں نے عمارات اور کاروں کو آگ بھی لگا دی اور پولیس افسروں پر گولیاں بھی چلائیں ایک شخص جو کسی عمارت کی چھت پر کھڑا تھا۔ اور وہاں پولیس سے بھاگ کر پہنچا تھا۔ چھت سے گر کر ہلاک ہو گیا یہ پولیس پر بوتلیں پھینک رہا تھا اور جب پولیس نے اس کا پیچھا کیا تو وہ بھاگ نکلا۔ اور ایک عمارت کی چھت پر چڑھ گیا۔ وہاں پر نہ جانے کس طرح وہ منڈیر کے قریب آیا اور نیچے گر کر ہلاک ہو گیا۔ اس دوران دس افراد زخمی بھی ہوئے۔ پولیس نے مظاہرین میں سے آٹھ افراد کو جو ان کے سرغنہ تھے۔ گرفتار کر لیا۔

## بنگلہ دیش میں پاکستانی

گذشتہ روز سینیٹ میں بتایا گیا کہ حکومت بنگلہ دیش میں پھنسے ہوئے پاکستانیوں کو واپس پاکستان لانے کیلئے سنجیدگی سے کام کر رہی ہے کہ اور یہ کہنا کہ وہ جان بوجھ کر تاخیر کر رہی ہے بالکل غلط ہے۔ کئی سوالوں کے جواب میں وفاقی وزیر برائے پارلیمانی امور نے بتایا کہ رابطہ ٹرسٹ بورڈ کی میٹنگ اسی ماہ منعقد کی جائے گی اور اس موقعہ پر ان پاکستانیوں کو واپس لانے کیلئے جسقدر فنڈ کی ضرورت ہے اس پر غور کیا جائے گا۔ پاکستانی حکومت نے ۲۵۰ ملین روپے اس کام کے لئے الگ کر رکھے ہیں۔ یعنی اتنی رقم دینے کا وعدہ کر لیا ہے لیکن جو رقم جمع ہوئی ہے۔ وہ اس سکیم پر کل اخراجات کا صرف ۵ فیصد ہے۔ جب وزیر موصوف سے یہ پوچھا گیا کہ ان پاکستانیوں کو واپس بلا کر کہاں آباد کیا جائے گا۔ تو جواب میں

باقی صدے پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

المصلح ۳۰۔ جون ۱۹۹۲ء

# پاکستان میں شرح ناخواندگی

یہ المیہ ہے کہ پاکستان میں شرح خواندگی میں اضافہ کی خواہش اور اس مقصد کے حصول کے لئے بلند بانگ دعوے کے باوجود تعلیم کی اوسط شرح روزمرہ گرتی جا رہی ہے۔ ابتدائی تعلیم میں عموماً اور لڑکیوں کی تعلیم میں خصوصاً کسی ترقی کے بجائے تنزل اور انحطاط بہت واضح اور نمایاں ہیں اسکا ایک سرسری اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے کہ تعلیمی لحاظ سے یونیسکو کے تین گروپوں اے' بی اور سی میں سے پاکستان دو تین سال پہلے تک "بی" گروپ میں تھا۔ مگر اب "سی" گروپ میں آ گیا ہے۔ اسے ترقی معکوس کہتے ہیں۔ ہم نے الٹی زقند لگائی ہے۔ اور اب پاکستان اس گروپ میں آگیا ہے جسمیں بنگلہ دیش نیپال اور نیوگنی جیسے انتہائی پسماندہ خطے شامل ہیں۔

یونیسکو کی مذکورہ درجہ بندی کے مطابق "اے" گروپ میں ترقی پذیر دنیا کے وہ ممالک آتے ہیں جہاں ابتدائی تعلیم کا فیصد تناسب ۸۵ فیصد سے ۹۵ فیصد کے درمیان پہنچ گیا ہے۔ "بی" گروپ میں وہ ممالک شامل ہیں۔ جہاں ابتدائی تعلیم ۷۰ فیصد تک پہنچی ہے۔ اور مزید یہ کہ مقررہ ہدف تک پہنچنے کے لئے ان ممالک کی رفتار اچھی یا تسلی بخش ہے۔ پاکستان ۱۹۸۲ء تک اسی بی گروپ میں شامل تھا۔ مگر اس کے بعد یونیسکو ہی کے ایک اجلاس میں پاکستان کے تعلیمی اعداد و شمار اسکی تعلیمی ترقی کی رفتار کو دیکھتے ہوئے اسے "سی" گروپ میں شامل کر دیا گیا۔ یہ بڑی مایوس کن صورت حال ہے۔ کہ ارتقاء کی بجائے انحطاط رونما ہوا۔ سی گروپ میں آنے کی ایک بڑی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ ہمارے ہاں لڑکیوں کی تعلیم کی اوسط شرح بہت کم ہے۔ چنانچہ جب تک لڑکیوں میں تعلیم عام نہیں ہوتی ہم مقررہ ہدف تک کبھی نہیں پہنچ سکتے۔

یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ یونیسکو کی رپورٹ کے مطابق ایشائی ممالک میں سب سے زیادہ محروم اور پس ماندہ بچے لڑکیاں ہیں۔ بہت سے ممالک میں تو لڑکیوں کو پڑھانا ہی ایک مسئلہ ہوتا ہے۔ لڑکیوں کی تعلیم کے مخالف تو ان معاشروں میں بہت سے مل جاتے ہیں مگر لڑکیوں کی تعلیم کے حامی خال خال پائے جاتے ہیں ان ممالک میں جہاں لڑکیوں کی تعلیم ایک مسئلہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ افغانستان، بنگلہ دیش، بھوٹان، بھارت، نیپال، پاکستان، پاپوا نیوگنی شامل ہیں۔

محرومی و پسماندگی میں دوسرے نمبر پر آنے والا گروپ دور دراز کے دیہاتی علاقوں کے بچے ہیں یا پھر شہروں کی کچی آبادیوں کے بچے ہیں۔ تعلیمی شرح کے لحاظ سے ان دونوں کا مقدر یکساں ہے۔ پنجاب کے وزیر تعلیم نے چند روز پہلے یہ تسلیم کیا تھا کہ پنجاب میں اسکول جانے کی عمر کے صرف پچاس فیصد بچے زیر تعلیم ہیں۔ لیکن آئندہ چار سال میں سو فیصد بچوں کے لئے لازمی ابتدائی تعلیم کے انتظامات کر دیئے جائیں گے۔ خدا کرے ایسا ہی ہو البتہ اس امر میں مبالغہ ضرور ہے کہ اسکول جانے کی عمر کے پچاس فیصد بچے زیر تعلیم ہیں۔ شہروں کی حد تک شاید یہ فیصد تناسب کسی حد تک درست ہو۔ لیکن دور دراز کے دیہات خصوصاً پہاڑی اور ریگستانی علاقوں کے بچوں کے بارے میں یہ دعویٰ محض لغو ہی محسوس ہوتا ہے۔ اسکی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ دیہاتی علاقوں خصوصاً پہاڑی اور صحرائی دیہات میں اسکولوں تک پہنچنے کے لئے انتظامات نہ ہونے کے برابر ہیں۔ مزید برآں لڑکے تو شاید ہمت کر کے دو چار میل روزانہ کا سفر کر لینے پر کمربستہ ہو جاتے ہیں مگر لڑکیوں کے لئے تو تصور بھی محال ہے۔ خصوصاً ایسے حالات میں جب کہ لڑکیوں کی تعلیم کی افادیت کو ان معاشروں میں سرے سے تسلیم ہی نہ کیا جاتا ہو اور اس کے خلاف منفی دلائل بڑی کثرت سے موجود ہوں بہر حال سو فیصد تک لازمی پرائمری تعلیم کا عزم یقیناً لائق تحسین و آفرین ہے۔ لیکن اسکی تکمیل کیلئے بہت شدید جدوجہد کی بھی ضرورت ہے۔

اندازہ کیجئے کہ صرف پنجاب میں ایسے اٹھارہ ہزار دیہات ہیں جہاں پرائمری تعلیم کی کوئی سہولت موجود نہیں۔ یہ بیشتر پہاڑی اور ریگستانی علاقوں کے دیہات ہیں۔ بہر حال تعلیم کی فراہمی ہر پاکستانی کا حق ہے۔ اقراو سرچارج عائد کرتے ہوئے یہ نوید سنائی گئی تھی کہ اس سے جو خطیر رقم حاصل ہو گی وہ تعلیم عام کرنے پر خرچ ہو گی اس فنڈ کو اسی کار خیر میں لگانا چاہیئے۔

ابتدائی تعلیم کے فروغ کے لئے عالمی بنک کے تعاون سے گیارہ ارب روپے کے اخراجات کا ایک منصوبہ بھی بروئے کار لایا جا رہا ہے۔ یہ امر بے شک محل نظر ہے کہ تعلیم کے شعبہ کیلئے بھی ہمیں عالمی امدادی اداروں سے رقوم حاصل کرنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ بہر حال گیارہ ارب روپے سے اسکولوں کے نظام میں کوئی بنیادی تبدیلیاں تو عمل میں لانا ممکن نہیں البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ اس رقم سے محدود گنجائش کے اسکولوں کی عمارتوں میں جگہ کی کمی کو دور کرنے کے لئے کمرے تعمیر کئے جائیں درسی کتب کا معیار بہتر بنایا جائے۔ مناسب تربیت یافتہ تدریسی عملہ کی فراہمی کا انتظام ہو اور موثر علمی نگرانی کے معاملات طے کئے جائیں۔ ان گیارہ ارب روپے سے اگر اس نوع کے اقدامات مکمل ہو سکیں۔ تو یہ بڑی بات ہو گی۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ ابتدائی تعلیم کو فروغ دینے کے اس منصوبے کے لئے حکومت پاکستان کی طرف سے تو تین ارب ۶۸ کروڑ روپے فراہم کئے جا رہے ہیں۔ جب کہ عالمی بنک آٹھ ارب روپے دے رہا ہے۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ لوگوں کی تعلیم میں اپنی حکومت کی دلچسپی کم اور بیرونی امدادی ادارے کی دلچسپی زیادہ ہے۔ تعلیمی معیار اور خواندگی کے فیصد تناسب کے لحاظ سے بھی پاکستان جنوبی ایشیا کے پسماندہ ترین ممالک میں شمار ہوتا ہے۔ ہمارے تعلیمی اخراجات مجموعی قومی آمدنی کا صرف ۱ء۶ فیصد ہیں۔ بالغوں میں شرح خواندگی زیادہ سے زیادہ ۲۶ فیصد تک ہے اور ان ناخواندہ افراد کی اکثریت (یعنی ۶۰ فیصد) شہروں کے لوگ ہیں۔ اعداد و شمار کے مطابق ہمارا تعلیمی فیصد تناسب حسب ذیل ہے۔

| | |
|---|---|
| پرائمری کی سطح پر تعلیمی شرح | ۴۶ فیصد |
| مڈل کی سطح پر تعلیمی شرح | ۳۰ فیصد |
| میٹرک کی سطح پر تعلیمی شرح | ۲۰ فیصد |
| کالج کی سطح پر تعلیمی شرح | ۳ فیصد |
| یونیورسٹی کی سطح پر تعلیمی شرح | صرف ۱ فیصد |

اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ پچاس فیصد سے کہیں زیادہ طلبہ میٹرک تک بھی نہیں پہنچتے ۱۸ لاکھ سے زائد بچوں کو تو پرائمری میں بھی داخلوں کے لئے مشکلوں اور رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ حکومت کے ذرائع بلاشبہ محدود ہیں چنانچہ خواہش و کوشش کے باوجود تعلیمی شعبہ میں کوئی قابل ذکر ترقی نہیں ہو سکی۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ پوری قوم کو ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہنا چاہیئے۔ اس کے برعکس یہ صورت حال پوری قوم کیلئے ایک چیلنج ہے جسکا جواب دینا صرف حکومت کا ہی نہیں نجی شعبہ کا بھی فرض ہے۔

دنیا بھر میں نجی اداروں اور افراد کی کوششوں سے تعلیمی سطح بلند کرنے میں بڑی مدد ملی ہے۔ کوئی بھی حکومت صرف اپنے طور پر ایک بڑھتی پھیلتی قوم کی ضروریات کو اپنے محدود وسائل سے پورا نہیں کر سکتی اس لئے نجی شعبہ سے درد مند، حساس اور باشعور لوگوں کو تعلیمی شعبہ میں آکر حکومت کا ہاتھ بٹانا چاہیئے ہمارے ہاں یہ ضرورت زیادہ شدید ہے۔ کیونکہ ہماری حکومت کو فروغ تعلیم کیلئے غیر ملکی بنکوں سے قرض لینا پڑ رہا ہے۔ عالمی بنک سے ۸ ارب روپے لئے جا رہے ہیں تو ایشیائی ترقیاتی بنک سے تقریباً ایک ارب روپے سے زائد کا قرضہ صرف اس مقصد کیلئے حاصل کیا گیا ہے کہ تدریسی عملہ کو تربیت دے کر اسکی اہلیت و صلاحیت میں اضافہ کیا جا سکے۔ ہمارے ہاں اکثر و بیشتر سرکاری تعلیمی اداروں کی عمارتیں ناگفتہ بہ حالت میں ہیں۔ ایک اندازہ کے مطابق صرف ۳۵ فیصد اداروں کی عمارات کو تسلی بخش کہا جا سکتا ہے۔ ۳۰ فیصد عمارات قابل مرمت ہیں جبکہ بقایا ۳۵ فیصد عمارتیں خستہ حالی کی منہ بولتی تصویر ہیں۔ لڑکیوں کے بیشتر پرائمری اسکول ایسے رہائشی مکانات میں واقع ہیں جو اسکول کی ضرورتوں کو پورا نہیں کرتے ایک اطلاع کے مطابق صرف پنجاب میں ۲۳ ہزار اسکول بغیر عمارتوں کے کام کر رہے ہیں جبکہ ۴۰ ہزار اسکولوں کی عمارتیں فوری طور پر قابل مرمت ہیں چھٹے پنجسالہ منصوبے کے تحت طلبہ و طالبات کی بڑھتی ہوئی ضرورتیں پوری کرنے کے لئے ۵۲ ہزار نئے اسکول قائم کرنے کا پروگرام ہے۔ اگر اس تعداد میں ۴۰ ہزار خستہ حال عمارتوں کی از سر نو تعمیر کو بھی شامل کیا جائے تو ضروری عمارتوں کی تعداد ۹۲ ہزار تک جا پہنچتی ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ صرف سرکاری وسائل سے یہ ضرورت پوری نہیں ہو سکتی اس لئے نجی شعبہ کا میدان میں آنا لازمی ہو گیا ہے۔ جہاں تک معیار تعلیم کی پستی کا تعلق ہے تو اس کے لئے تدریسی عملہ بڑی حد تک ذمہ دار ہے حکومت کو چاہیئے کہ وہ تعلیمی اداروں کے سربراہوں کو اس امر کا پابند کرے کہ ان کے اداروں میں کامیابی کا تناسب کم سے کم ۷۰ فیصد ہو تاکہ لوگوں کی گاڑھے پسینے کی کمائی کا کچھ حاصل تو ہو ان دنوں عالم یہ ہے کہ

* ... اساتذہ اور استانیاں اسکولوں میں اکثر نجی خطوط تحریر کرتے ہیں۔
* ... جن بچوں نے ٹیوشنز رکھی ہیں ان کی کاپیاں دیکھی جاتی ہیں۔
* ... ناول یا فلمی رسائل پڑھے جاتے ہیں۔
* ... نٹنگ یا کڑھائی کا کام اسکول میں آ کر کیا جاتا ہے۔

یہ محض چند خرابیوں کا اظہار ہے جن سے مقصود یہ ہے کہ تدریسی عملہ اچھی خاصی لاپرواہی اور غیر ذمہ داری کا ثبوت دیتا ہے۔ جس سے تعلیمی معیار روز بروز گرتا جا رہا ہے عملہ سے کام لینا سربراہ کا فرض ہے اس لئے سربراہ کو پابند کیا جائے تو یقیناً وہ اپنے اسٹاف کو بھی سرگرم و متحرک کرنے میں دلچسپی لے گا۔

(بشکریہ ماہنامہ مہتاب کراچی)

"تم نے جو کچھ کرنا ہے۔ خدا تعالیٰ کی خاطر کرنا ہے اور خدا تعالیٰ تمہارے کام کو دیکھ رہا ہے۔ اور وہی اس کا اجر دے گا۔ اگر کوئی شخص کسی پر احسان کرتا ہے اور دوسرا شخص اس احسان کو بھول جاتا ہے یا اس کے احسان کی قدر نہیں کرتا تو یہ اس کا قصور ہے تمہارا فائدہ اسی میں ہے کہ تم احسان کرتے چلے جاؤ"

(خطبہ حضرت امام جماعت الثانی فرمودہ یکم اکتوبر ۱۹۵۴ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالستار خان

# جذام کا عجائب گھر

ٹوکیو کے نواح میں ایک یادگاری جذام عجائب گھر کی تعمیر کا کام حال ہی میں شروع ہوا ہے اور جس شخصیت کے نام پر یہ عجائب گھر بنایا جا رہا ہے ۔ وہ جاپان کی جذام کی تنظیم کی صدر ہیں ۔ اس تنظیم کا مقصد عوام کو جذام کے مرض کی حقیقت سے آگاہ کرنا اور جذام کے مریضوں کی بہبود کو بہتر بنانا ہے ۔ تنظیم کے قیام کی چالیسویں سالگرہ کے سلسلہ میں ایک ایسا عجائب گھر بنانے کا فیصلہ کیا گیا جو اگلی نسلوں کے لئے جذام کے مریضوں سے متعصبانہ سلوک کا غماز ہوگا ۔

گذشتہ صدی میں جاپان نے بہت خوشحالی دیکھی ہے مگر یہ بات فراموش نہیں کی جا سکتی کہ اسی عرصہ میں جذام کے مریضوں کو معاشرہ سے زبردستی الگ کر کے سینی ٹوریم SANITORIUM میں بھجوا دیا جاتا تھا ۔ اب جبکہ اس مرض کا علاج دریافت ہو چکا ہے ۔ ابھی بھی جاپانیوں میں اس بارہ میں شکوک و شبہات پائے جاتے ہیں ۔

جذام (کوڑھ) LEPROSY ایک موذی مرض ہے جو ایک بہت ہی سست رو جرثومے کی مدد سے پھیلتا ہے اور زیادہ تر ایک ہی خاندان میں افراد کے رابطہ کے ذریعہ پھیلتا ہے ۔ خصوصاً والدین اور بچوں کا جذام ۔ اسی باعث بہت سے لوگوں نے جذام کو موروثی مرض سمجھنا شروع کر دیا جو غلط ہے ۔

اس مرض کی خاصیت یہ ہے کہ جلد میں خاص قسم کے ابھار پیدا ہو جاتے ہیں اعصاب متورم ہو جاتے ہیں اور وہ خاص حصہ جسم جس میں اعصاب کی شاخیں ہوتی ہیں ۔ بے حس ہو جاتا ہے ۔ ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیاں بے حس ہو کر رہ جاتی ہیں ۔ چہرہ ورم کے باعث بالکل بدل جاتا ہے اور مریض کی شکل بالکل خراب ہو جاتی ہے عموماً اس مرض کی علامات یہ ہیں ۔ حرارت کا بڑھنا ۔ لرزہ ہونا ۔ جسم کا بوجھل ہونا ۔ غنودگی طاری رہنا ۔ اور کثرت سے پسینہ آنا ۔ بعض اوقات یہ علامات اتنی خفیف ہوتی ہیں کہ ان کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے ۔ مرض کی پختہ علامت یہ ہے کہ جسم پر نہایت مہین سیاہی مائل خشخاشی دانے نکل آتے ہیں ۔ ابروؤں کے بال جھڑنے لگتے ہیں ۔ ناک کی بلغمی جھلی موٹی ہو جاتی ہے کانوں کے زیریں حصے سوج جاتے ہیں ۔ اور چہرے کی ہیئت بدل جاتی ہے ۔ اس کا علاج صرف ماہر معالج کر سکتے ہیں ۔ پرہیز کی انتہائی ضرورت ہوتی ہے ۔

پرانی روایات ۔ بدھ مت کی کتب اور بائیبل میں اس مرض کا ذکر ملتا ہے ۔ نیز یہ کہ اس مرض میں مبتلا لوگوں سے سخت نفرت اور کراہت کی جاتی تھی ۔

بخاری شریف میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بنی اسرائیل کے تین اشخاص کے آزمائے جانے کا واقعہ سنایا جن میں سے ایک کوڑھی تھا جس سے لوگ نفرت اور کراہت کرتے تھے ۔ دوسرا گنجا اور تیسرا اندھا تھا ۔ اللہ کا فرشتہ کوڑھی کے پاس آیا اور پوچھا کہ تجھے کون سی چیز پیاری ہے ۔ اس نے کہا ۔ اچھا رنگ اور اچھا جسم کیونکہ لوگ مجھ سے کراہت کرتے ہیں ۔ فرشتہ نے اپنا ہاتھ اس پر پھیرا ۔ اور وہ کوڑھ اس سے جاتا رہا ۔ اور اسے اچھا رنگ اور جسم دیا گیا ۔ نیز ایک اونٹنی بھی دی گئی جس کے بابرکت ہونے کی فرشتہ نے اسے دعا دی ۔

پھر وہ فرشتہ گنجے کے پاس آیا اور کہا کہ تجھے سب سے زیادہ کونسی چیز پسند ہے ۔ اس نے کہا کہ اچھے بال اور یہ کہ میرا گنجا پن دور ہو جائے ۔ فرشتہ نے اس پر ہاتھ پھیرا تو اس کا گنجا پن جاتا رہا ۔ فرشتہ نے اس سے پوچھا تجھے کونسا مال پسند ہے تو اس نے کہا کہ گائے ۔ اس پر فرشتہ نے اسے گائے دی اور کہا کہ اس میں بہت برکت دی جائے گی ۔

پھر فرشتہ اندھے کے پاس آیا اور پوچھا کہ تجھے سب سے زیادہ کیا چیز پسند ہے ۔ اس نے کہا کہ اللہ میری بینائی لوٹا دے جس سے میں لوگوں کو دیکھ سکوں ۔ فرشتہ نے ہاتھ پھیرا ۔ اور اللہ نے اسے بینائی عطا فرما دی ۔ نیز فرشتہ نے اسے ایک بکری دی جس میں برکت دی گئی ۔ کچھ عرصہ بعد کوڑھی کے پاس بکثرت اونٹ ہو گئے ۔ گنجے کے پاس گائے بیلوں کا بہت بڑا گلہ اور اندھے کے پاس بے شمار بکریاں ہو گئیں پھر وہی فرشتہ آزمائش کے لئے کوڑھی کے پاس آیا اور کہا کہ میں مسکین ہوں ۔ سفر کے وسیلے کٹ گئے ہیں میں تمہیں اس ذات کا واسطہ دیتا ہوں جس نے تمہیں اچھا رنگ دیا ۔ اچھا بدن دیا اور بکثرت اونٹ دیئے کہ مجھے ایک اونٹ دے دو جس پر سوار ہو کر منزل مقصود تک پہنچ سکوں ۔ اس نے جواب دیا کہ میرے اور بھی بہت سے حقوق ہیں جو میں نے ادا کرنے ہیں ۔ فرشتہ نے کہا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میں تجھے جانتا ہوں ۔ کیا تو کوڑھی نہ تھا ۔ اور لوگ تجھ سے نفرت کرتے تھے اور تو محتاج و غریب تھا اللہ نے تجھے سب کچھ دیا ۔ اس نے جواب دیا کہ میں خود بڑا ہوں اور بڑوں سے وراثت میں یہ چیزیں مجھے ملی ہیں ۔ فرشتہ نے کہا کہ اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تجھے اسی حالت میں لوٹا دے جس میں تم پہلے تھے ۔

پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا اور وہی بات اسے کہی جو کوڑھی سے کہی تھی ۔ مگر اس نے بھی مدد کرنے سے انکار کر دیا ۔ اس پر فرشتہ نے اسے کہا کہ خدا تجھے بھی تیری اصلی حالت میں لوٹا دے ۔ اس کے بعد فرشتہ اندھے کے پاس پہنچا اور اس سے اسی طرح کہا کہ جس طرح پہلے کوڑھی اور گنجے کو کہہ چکا تھا ۔ اندھے نے کہا کہ تم سچ کہتے ہو ۔ اللہ نے مجھے بینائی دی ۔ میں محتاج تھا اس نے مجھے مالدار بنا دیا ۔ اس لئے جو کچھ تم چاہتے ہو لے سکتے ہو ۔ فرشتہ نے کہا کہ تم اپنا مال اپنے پاس رکھو ۔ تمہیں صرف آزمایا گیا ہے اللہ تم سے خوش ہے اور تمہارے دونوں ساتھیوں سے ناراض ۔

۱۹۱۶ء میں جاپان میں جذام کے مرض سے بچاؤ کا قانون منظور ہوا ۔ اور جن افراد کے بارے میں پتہ چل جاتا کہ وہ اس مرض میں مبتلا ہیں ۔ انہیں معاشرہ سے زبردستی الگ کر کے SANITORIUM بھجوا دیا جاتا تھا ۔ گذشتہ سال کے آخر تک جاپان میں جذام کے مریضوں کی تعداد ۸۰۰۰ تھی اور ہر سال جذام کے مریضوں کی عمر میں اضافہ ہو رہا ہے اور اوسط عمر قریباً ۷۲ برس ہے

جاپان میں ۱۳ قومی اور ۲ نجی SANITORIUM ہیں قریباً ۹۰ فیصد مریض کسی نہ کسی صورت میں علاج کی سہولت حاصل کرتے ہیں ۔ اور علاج کے تمام اخراجات حکومت برداشت کرتی ہے

عالمی ادارہ صحت کی ایک رپورٹ کے مطابق دنیا بھر میں جذام کے مریضوں کی تعداد قریباً ایک کروڑ ہے ۔ یہ مرض زیادہ تر جنوب مغربی ایشیا اور افریقہ میں پایا جاتا ہے ۔ پاکستان اور بھارت کے متعدد علاقوں کے لوگ بھی اس مرض میں مبتلا ہیں ۔ پاکستان میں گلگت اور سکردو کے علاقہ میں جذام کے مریضوں کی ایک خاصی تعداد رہتی ہے ۔ کراچی لاہور پشاور راولپنڈی اور کوئٹہ میں بڑے بڑے ہوسٹل بنائے گئے ہیں جن میں انہیں معاشرہ سے کاٹ کر علیحدہ رکھنے کی بجائے سوسائٹی یا معاشرہ میں ایک فعال رکن کے طور پر رکھا جاتا ہے ۔

جاپان کے جذام کے عجائب گھر کے منتظمین کا کہنا ہے کہ اس عجائب گھر کے ذریعہ وہ جذام میں مبتلا دکھی انسانوں کے متعلق عوام الناس کی زیادہ سے زیادہ ہمدردیاں حاصل کر کے ان کی بہبود اور حالت کو بہتر بنانے میں بہت حد تک کامیابی حاصل کر سکیں گے اور اس مرض میں مبتلا مریضوں کو معاشرہ میں ایک فعال رکن بنانے میں کامیاب ہو جائیں گے

---

# ایک چھوٹی سی بات

مکرم حیدر علی ظفر صاحب کراچی سے لکھتے ہیں :

امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے ۔ الفضل میں " ایک چھوٹی سی بات " کے عنوان کے تحت آپ کی مختصر عمدہ اور مفید نصائح پڑھنے کو وقتاً فوقتاً ملتی ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو جزا دے ۔ آج میں بھی آپ کی خدمت میں ایک چھوٹی سی بات لکھ رہا ہوں ۔

مورخہ ۲۰ جون کے الفضل میں کالم نمبر ۴ پر جماعت احمدیہ میں پیدا ہونے والی بعض علمی شخصیتوں اور ماہرین علوم میں ایک نام " عبدالسلام صاحب میڈیسن " بھی تھا ۔ یہ صاحب ڈنمارک کے باشندے ہیں ۔ ان کے نام کا آخری حصہ یا یوں کہہ لیں کہ ان کا FAMILY NAME ڈینش زبان کا لفظ ہے جو کہ MADSON ہے ۔ اسکو اردو میں میڈسن تو لکھا جا سکتا ہے ۔ میڈیسن ہرگز نہیں لکھا جا سکتا ۔

میری ناقص رائے میں ایسے غیر ملکی ناموں کو اردو میں لکھنے کی صورت میں اگر اصل زبان میں بھی لکھ دیا جائے تو قارئین کے لئے مفید ہوگا ۔

ایک اور نام جو عموماً غلط PRONOUNCE کیا جاتا ہے وہ ہدایت اللہ صاحب ہیوبش کا نام ہے ۔ مکرم ہدایت اللہ صاحب جماعت احمدیہ جرمنی کے ایک مخلص دوست ہیں ۔ ان کا SUR NAME یا FAMILY NAME جرمن زبان میں اس طرح لکھا جاتا ہے HÜBSCH ۔ اب اس کا تلفظ ہبش نہیں ہے بلکہ ح کی ہیبش سے ہے ۔ کیونکہ U کے اوپر دو نقطے پڑے ہوئے ہیں ۔ جس کی وجہ سے اسکی آواز بھی تبدیل ہو جاتی ہے ۔ اس لئے اس لفظ کو اردو میں ہیوبش لکھا جا سکتا ہے

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا: مکرم محمد انور ہاشمی صاحب چیف سینیٹری انسپکٹر کنٹونمنٹ بورڈ ملتان کی اہلیہ محترمہ جوڑوں کی تکلیف سے لمبے عرصے سے بیمار چلی آرہی ہیں۔

مکرم محمد شکر اللہ جاوید دارالیمن وسطی بوجہ یرقان بیمار ہیں۔ نیز گردہ اور پتے میں پتھری بھی ہے۔ اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ مکرم محمد افضل بٹ صاحب ربوہ کے چھوٹے بیٹے بعمر ۶ سال کے دل کا اپریشن عنقریب کراچی میں ہوگا۔

○ مکرم چوہدری علم الدین صاحب منڈی ہارون آباد۔ بعارضہ بلڈ پریشر و شوگر بیمار ہیں۔

○ مکرم مرزا ارشد حسین صاحب آف کراچی کو محکمانہ ترقی کا معاملہ درپیش ہے

احباب ان سب کیلئے دعا کریں۔

## ضرورت خادم بیت الذکر

○ جماعت احمدیہ گوجرانوالہ شہر کو خادم بیت الذکر کی ضرورت ہے۔ جو سائیکل چلانا جانتا ہو۔ معمولی پڑھنا لکھنا جانتا ہو۔ سنگل رہائش دی جائے گی۔ مشاہرہ کے لئے خاکسار سے رابطہ کریں۔ امیدوار کو چاہیئے کہ اپنی جماعت کے صدر صاحب کی تصدیق ساتھ لے کر آئیں۔

عبدالقادر بھٹی امیر جماعت احمدیہ
گوجرانوالہ شہر

## اعلان دارالقضاء

(طاہرہ پروین صاحبہ بابت ترکہ منظور احمد صاحب کھوکھر)

○ محترمہ طاہرہ پروین صاحبہ بیوہ مکرم منظور احمد صاحب کھوکھر سکنہ ۲۱/۷ دارالرحمت شرقی الف ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ان کے شوہر بقضائے الٰہی وفات پا چکے ہیں۔ لہذا اُن کا مکان ۲۱/۷ دارالرحمت شرقی (الف) ربوہ۔ ان کے ورثاء کے نام مشترکہ طور پر منتقل کر دیا جائے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱:۔ محترمہ طاہرہ پروین صاحبہ - بیوہ
۲:۔ " نازیہ منظور صاحبہ - بیٹی
۳:۔ " فوزیہ منظور صاحبہ - "
۴:۔ مکرم مبشر احمد صاحب - بیٹا
۵:۔ محترمہ بشریٰ منظور صاحبہ - بیٹی

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اس انتقال پر اگر کسی وارث یا غیر وارث کو کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

## گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کا اعزاز

امسال پنجاب جونیئرز سپورٹس ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام گرلز انٹر سکولز والی بال چیمپئن شپ کے پانچ روزہ مقابلے گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن برائے طالبات لاہور کی گراؤنڈ پر ختم ہوگئے۔ جن میں صوبہ بھر سے آٹھ گرلز سکولوں نے حصہ لیا۔ تمام میچز ناک آؤٹ کی بنیاد پر کھیلے گئے۔ فائنل گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ اور گورنمنٹ گرلز ہائی سکول مظفر گڑھ کی بی ٹیم کے درمیان کھیلا گیا۔ گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کی طالبات نے شاندار کھیل کا مظاہرہ کرتے ہوئے یہ میچ پندرہ صفر اور دو پوائنٹس سے جیت لیا۔ فاتح ٹیم ان کھلاڑی طالبات پر مشتمل تھی۔

نسرین اختر (کپتان)، شگفتہ تبسم، بشریٰ صدیقہ، شبانہ، روبینہ کوثر، رخسانہ کوثر، نصیرہ تبسم اور کشور پر مشتمل تھی۔ مس عابدہ کریم پی ٹی آئی ربوہ نے مینجر کے فرائض انجام دیئے۔ کھیل کے اختتام پر پاکستان کی سابق اتھلیٹ شاہدہ خانم نے مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے پہلی اور دوسری پوزیشن حاصل کرنے والی ٹیموں میں انعامات تقسیم کئے۔

## فوری ضرورت ہے

ایک ایسی احمدی حافظہ قرآن کی فوری ضرورت ہے جو ربوہ میں بچیوں کو قرآن پاک حفظ کروا سکیں۔ خواہشمند احمدی خواتین فوری طور پر "ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ" کو اپنی درخواستیں صدر صاحب جماعت یا امیر صاحب ضلع کی تصدیق کے ساتھ بھجوائیں۔

(ناظر تعلیم)

## بقیہ: صـ۴ سے آگے

کہا گیا کہ پہلا مسئلہ تو ان کو واپس بلانے کا ہے۔ جب یہ مسئلہ پوری طرح حل ہو جائے گا تو پھر ان کی آباد کاری کے متعلق بھی غور کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ بلانے کا پروگرام بھی ایسا ہے جو رابطہ ٹرسٹ بورڈ کے فیصلے کا محتاج ہے۔ بہت سے ممالک ایسے ہیں جنہوں نے ان لوگوں کی پاکستان واپسی کیلئے انتظامات میں حصہ لینے کا وعدہ کیا ہے۔ یہ ممالک فنڈ بھی اکٹھے کریں گے۔ جب یہ فنڈز پوری طرح فراہم ہو جائیں گے تو پھر اس بات کا فیصلہ کیا جائے گا۔ کہ ان لوگوں کو کس وقت واپس لایا جائے اور کہاں کہاں آباد کیا جائے۔

## بقیہ: صـ۶ سے آگے

کئی غیر ملکی زبانوں کے الفاظ کا تلفظ سن کر آسانی سے ادا تو کیا جاسکتا ہے لیکن اُس کو اردو میں بعینہٖ لکھنا مشکل ہوتا ہے اسلئے اکثر SELF STUDY کی کتابوں میں درج شدہ تلفظ درست نہیں ہوتا۔

مکرم حیدر علی صاحب ظفر! بہت بہت شکریہ۔ میڈسن تو میڈسن ہی لکھا جاتا ہے اگر میڈیسن لکھا گیا ہے تو کتابت کی غلطی ہے۔ انگریزی میں میڈسن لکھا دیکھ کر میڈیسن لکھنے کا امکان نہیں ہو سکتا۔

البتہ ہیوبش کا نام جس طرح آپ نے بتایا۔ خدا کرے کہ دوست آئندہ اسی طرح لکھا کریں۔ (ادارہ)

واقفین نو کے والدین سے حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

"خدا کے حضور بچے پیش کرنا ایک بہت ہی اہم واقعہ ہے یہ کوئی معمولی بات نہیں اور آپ یہ یاد رکھیں کہ وہ لوگ جو خلوص اور پیار کے ساتھ قربانیاں دیا کرتے ہیں وہ اپنے پیار کی نسبت سے ان قربانیوں کو سجا کر پیش کیا کرتے ہیں یہ قربانیاں اور تحفے دراصل ایک ہی ذیل میں آتے ہیں...... انسانی زندگی کی سجاوٹ تقویٰ سے ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے پیار اور اس کی محبت کے نتیجہ میں انسانی روح بن ٹھن کر تیار ہوا کرتی ہے۔ پیشتر اس کے کہ یہ بچے اتنے بڑے ہوں کہ جماعت کے سپرد کئے جائیں۔ ان ماں باپ کی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ وہ ان قربانیوں کو اس طرح تیار کریں کہ ان کے دل کی حسرتیں پوری ہوں۔ جس شان کے ساتھ وہ خدا کے حضور غیر معمولی تحفہ پیش کرنے کی تمنا رکھتے ہیں وہ تمنائیں پوری ہوں"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ فروری ۱۹۸۹ء)

## حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"رحمت کے نشان دکھلانا قدیم سے خدا کی عادت ہے۔ مگر تم اُس حالت میں اس عادت سے حصہ لے سکتے ہو کہ تم میں اور اس میں کچھ جدائی نہ رہے اور تمہاری مرضی اُسکی مرضی اور تمہاری خواہشیں اسکی خواہشیں ہو جائیں اور تمہارا سر ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت مُرادیابی اور نامرادی میں اُسکے آستانہ پر پڑا رہے تا جو چاہے سو کرے۔ اگر تم ایسا کرو گے تو تم میں وہ خدا ظاہر ہوگا جس نے مدت سے اپنا چہرہ چھپا لیا ہے۔"

## گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کا شاندار نتیجہ میٹرک

گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ سے ۱۹۹۲ء میں فیصل آباد بورڈ سے ۱۶۳، طالبات نے میٹرک کا امتحان دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے گذشتہ سالوں کی طرح امسال بھی تمام طالبات کامیاب قرار پائیں اور نتیجہ ۱۰۰ فیصد رہا۔ ۷۷، طالبات فرسٹ ڈویژن ۸۴، طالبات سیکنڈ ڈویژن اور صرف ۲، طالبات نے تھرڈ ڈویژن حاصل کی۔ ۲۶، طالبات کے وظائف متوقع ہیں۔

مندرجہ ذیل طالبات نے ربوہ اور تحصیل چنیوٹ کے تمام سکولوں کی طالبات میں نمایاں پوزیشن حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ان سب کے لئے بہت مبارک کرے۔

| سائنس گروپ | رول نمبر | نام معہ ولدیت | حاصل کردہ نمبر | پوزیشن |
|---|---|---|---|---|
| ۱- | ۲۷۸۹۸ | قرۃ العین بنت ملک حافظ عبدالحفیظ صاحب | ۷۳۵/۸۵۰ | اوّل |
| ۲- | ۲۷۸۹۵ | فاطمہ سید بنت سید سلیم احمد صاحب | ۷۲۵ | دوم |
| ۳ | ۲۷۹۰۵ | ماہ رخ صدیقہ بنت صوفی بشیر احمد صاحب | ۷۲۵ | دوم |
| جنرل گروپ ۱- | ۲۸۰۴۲ | منصورہ بنت انوار الحق صاحب | ۶۹۷ | اوّل |
| ۲- | ۲۸۰۳۱ | ثمرہ احمد بنت ملک رشید احمد صاحب | ۶۴۸ | دوم |
| ۳- | ۲۷۹۰۹ | ثوبیہ زرین بنت فضل ذین صاحب | ۶۲۰ | سوم |

چھ طالبات A One Grade

۳۰، طالبات A Grade

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# خبریں

○ ربوہ میں گذشتہ دنوں بارش کی وجہ سے گرمی کی شدت کم ہو گئی مگر برسات کا حبس اب پریشانی پیدا کر رہا ہے۔ آسمان پر بادل ہیں اور پوری دھوپ نہیں نکل ہوئی۔

○ سپریم کورٹ نے ہائی کورٹ کا وہ فیصلہ منسوخ کر دیا ہے جس کے تحت ہائی کورٹ نے موت کی سزا کے مجرموں کی جاں بخشی کے سلسلے میں صدر کے اختیارات کو ختم کیا تھا۔ اب سپریم کورٹ کے اس فیصلے کے بعد صدر کا وہ اختیار بحال ہو گیا جس کے تحت صدر سزائے موت کے مجرموں کی جاں بخشی کر سکتے تھے۔ سپریم کورٹ کے فل بنچ نے اعلیٰ عدالتوں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ آئین پارلیمنٹ یا قوانین پر تبصروں یا ان میں ترامیم کے بارے میں آراء نہ دیں۔

○ سندھ میں فوج کو تلاشی اور گرفتاری کے اختیارات دینے کے لئے صدر پاکستان نے ایک آرڈیننس جاری کر دیا ہے جس کے تحت ضابطہ فوجداری میں ترمیم کر دی گئی ہے۔ اب پولیس کی طرح فوج بھی چھاپے مارنے، گرفتار کرنے، اسلحہ کو ضبط کرنے کا اختیار رکھے گی اور وفاقی حکومت کی اجازت کے بغیر ایسا کرنے والے کسی فوجی پر کسی عدالت میں مقدمہ درج نہیں کیا جا سکے گا۔ فوج کو ضرورت پڑنے پر طاقت کے استعمال کی بھی اجازت دے دی گئی ہے۔ یہ آرڈیننس ۲۸ مئی ۱۹۹۲ء سے نافذ سمجھا جائے گا۔

○ کراچی کے کور کمانڈر نے کہا ہے کہ پنجاب سے بیان دینے والے اپنے صوبے کے حالات پر توجہ دیں۔ کراچی میں ملک کے اندر ایک نیا ملک قائم تھا جس کے گلے میں چاہتے تھے پھندا ڈال دیتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ دہشت گردوں اور ڈاکوؤں سے نجات دلانے پر سندھ کے عوام آرمی چیف کو ہیرو سمجھتے ہیں۔

○ تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے قائد علامہ ساجد نقوی نے کہا ہے کہ ملک میں کچھ ہونے والا ہے۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ سیاسی موسم پرسکون ہے۔ پریس کا ایک حصہ پیالی میں طوفان اٹھا رہا ہے۔ پریس کا یہ حصہ اکثر افواہیں شائع کرتا ہے انہیں نظر انداز کر کے پھینک دینا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ میں نہ تو پاکستانی پائلٹوں کی تربیت بند ہوئی ہے اور نہ فاضل پرزوں کی فراہمی بند ہوئی ہے۔

○ قانون نافذ کرنے والے اداروں نے عمر کوٹ شہر اور اس کے مضافات میں کارروائی کر کے مہاجر قومی موومنٹ کے ۱۰ افراد کو گرفتار کر لیا۔

○ وزیر اعلیٰ بلوچستان کے مشیر تاج محمد شاہ کو برطرف کر کے وزیر اعظم کے حکم پر گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ان کی پارٹی پی این پی نے بھی انکی رکنیت ختم کر دی ہے وہ نابینا قاری کے ساتھ لین دین میں نصف کے شریک تھے۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ ہم کشمیر کے مسئلے پر بھارت سے تین جنگیں لڑ چکے ہیں اب کسی اور حل کے بارے میں سوچا جائے۔

○ اجودھیا میں رام مندر کی تعمیر کا سلسلہ جاری ہے۔ اعلیٰ عدالت وفاقی حکومت اور صوبائی حکومت کے روکنے کے باوجود تعمیر کا سلسلہ بند نہیں ہوا۔

○ وفاقی وزیر دفاع نے کہا ہے کہ کور کمانڈر سیاسی بیان جاری نہیں کر سکتے۔ انہیں صرف ملکی سلامتی کے بارے میں آگاہ کرنے کی اجازت ہے۔ انہوں نے کہا کہ سندھو دیش اور اردو دیش کے متعلق فوجی حکام کی اطلاعات کی صداقت کا علم نہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں ۲۳ سال کے بعد پہلا با اختیار وزیر دفاع ہوں

○ مسٹر نفیس صدیقی کو فوری طور پر وزیر اعلیٰ سندھ کا مشیر بنا دیا گیا ہے۔

○ کوئٹہ سمیت بلوچستان میں چوتھے روز بھی بسوں، ٹرکوں اور آئل ٹینکروں کی ہڑتال جاری رہی۔


پاک گولڈ سمتھ اقصیٰ روڈ طارق مارکیٹ ربوہ
فون: ۵۵۰/۶۴۳
عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب

دانتوں کا معائنہ مفت
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

حبوب مفید اٹھراء
چھوٹی شیشی ۱۶ روپے، بڑی شیشی ۴۸ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
مکمل کورس -/۱۵۰ روپے
زوجام عشق خاص
چار صد اسّی (۴۸۰) روپے
ناصر دواخانہ ربوہ فون ۶۳۴

جدید ہومیوپیتھی
کیوریٹو سسٹم (CURATIVE SYSTEM) ہومیوپیتھی کی جدید ترین (MODERN) صورت ہے۔ محض چھوٹی طاقت (۳۰ پوٹینسی یا اس سے کم) کے چند مرکبات تو یورپ اور ایشیا کی کئی کمپنیاں پیش کرتی ہیں لیکن ٹنکچر (Q) سے لے کر ۶، ۳۰، ۲۰۰، ۱۰۰۰، دس ہزار اور لاکھ طاقتوں (POTENCIES) میں ۵۰۰ مکمل اور مختصر کورسز میں عام استعمال کی انسانی، حیوانی اور پولٹری ادویات کا ایک نظام صرف ہم پیش کرتے ہیں۔ پرانی، ضدی، بار بار حملہ کرنے والی اور پیچیدہ امراض کے مکمل کورسز، رہنما لٹریچر کے ساتھ ایسا آسان طریقہ علاج مہیا کرتے ہیں کہ ہومیوپیتھک ڈاکٹروں کے ساتھ ساتھ بڑی تعداد میں ایلوپیتھ ڈاکٹر اور یونانی طبیب بھی ان سے بھرپور استفادہ کر رہے ہیں۔ عام پڑھے لکھے لوگ بھی استفادہ کر سکتے ہیں ـــــ مفصل لٹریچر ہر شہر کے کیوریٹوسٹوں سے مفت یا ایک روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر بذریعہ ڈاک طلب کریں۔
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ
فون ۶۰۶، ۶۰۷، ۷۷۱

کراچی میں معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الکریم جیولرز
بازار فیصل کریم آباد (چورنگی)
کراچی
فون ۶۳۲۵۵۱۱
پروپرائیٹرز
میاں عبداللطیف شاہکوٹی
اینڈ سنز

قدیمی ۔ اولین ۔ شہرہ آفاق
حب اٹھراء
سو گولی تیس روپے ۔ مکمل کورس -/۱۲۰ روپے
نیران
نرینہ اولاد کی مشہور دوا -/۱۲۰ روپے
زوجام عشق
تیس گولی -/۹۰ روپے
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ گوجرانوالہ پاکستان
فون: ۲۱۹۰۶۵ - ۲۱۸۵۳۴

پتہ